

عقیدہ اور انتظار کی ضرورت

<?xml encoding="UTF-8">

عقیدہ اور انتظار کی ضرورت:

فدا حسین حلیمی

عقیدہ اساس حیاة اور زندگی کی بنیاد ہے عقیدہ اور معرفت انسان کے اندر ایک ایسی حالت اور انگیزہ پیدا کردیتی ہیں جو خود بخود عمل اور کردار کے وجود میں آنے کا سبب بنتی ہیں ، چنانچہ جتنا عقیدہ مستحکم اور معرفت وسیع ہو گی اتنا ہی عمل پکا اور عملی میدان پائیدار ثابت ہو گا اور مختلف قسم کے لغزشوں اور کج فہمیوں سے بچ جائے گا

اور صحیح عقیدے کا حصول صرف اور صرف صحیح معرفت اور شناخت کے سائے میں ممکن ہے، لہذا حقیقی منتظر وہ شخص ہو گا جس نے فکری سطح پر یہ پہچان لیا ہو کہ جس ہستی کے وہ منتظر ہے وہ ذات مظہر آسمائے الہی، واسطہ فیض ربانی اور خاتم اوصیاء ہیں انکی صحیح معرفت اور شناخت اللہ تعالیٰ کی معرفت اور شناخت ہے -

اور یہ بھی جان لے کہ انتظار اس نفسانی حالت کا نام نہیں جس طرح لغت میں آیا ہے بلکہ انتظار عمل ہے نہ صرف عمل نہیں بلکہ عقیدہ ہے عقیدہ حجت خدا کے اس روئے زمیں پر ظہور کرنے کا اور زمیں کو عدل و انصاف سے پر کرنے اور ہر جگہ دستور الہی نافذ کرنے کا عقیدہ پرچم توحید کو ہر قطعہ زمیں پر لہرانے کا اگر اس عقیدے نے کسی شخص اور مومن کے دل و دماغ میں ریشہ ڈال دیا اور اپنا جڑ مضبوط کر دیا تو یہ عقیدہ اسے انسانیت کے دشمن استعمار کے جارحانہ حربوں کے مقابلے پہاڑ کے مانند ڈھت جانے اور انکے نپاک عزائم کو خاک میں ملانے میں کامیاب بنائے گا، اور اسے معاشرے میں حقوق اللہ اور حقوق الناس کے رعایت کرنے ساتھ ایک عدلانہ الہی نظام کے وجود میں لانے استعماری ایجنڈوں کے خلاف قیام کرنے اور ظلم و بریت کے خلاف مقاومت اور جان نثار کرنے پر آمادہ و تیار کر دے گا

اور انسان کے فکر و دماغ اور کردار پر عقیدہ انتظار کے معجزہ آسا اثر کو مد نظر رکھتے ہوئے اسلام نے انتظار کو عبادت کا مقام دیا ہے تو اہل بیت اطہار علیہم السلام نے اسے "افضل العبادۃ" کہا ہے چنانچہ پیغمبر اکرم فرماتے ہیں

(عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ إِنْتِظَارُ الْفَرَجِ) (کمال

الدین و تمام النعمة ، جلد ۱ ، صفحہ ۲۸۷)

اسی طرح کسی اور حدیث میں فرماتے ہیں

(عنه صلى الله عليه وآله :أفضل العبادۃ انتظار الفرج [بحار الأنوار: 52/125/11])

کسی اور حدیث چھٹے امام فرماتے ہیں :

و اعلموا أنّ المنتظر لهذا الأمر له مثل أجر الصائم القائم، و من أدرك قائمنا فخرج معه فقتل عدونا كان له مثل

أجر عشرين شهيدا، و من قتل مع قائمنا كان له مثل أجر خمسة و عشرين شهيدا. - (شرح الكافي : المازندراني،

الملا صالح ، جلد : 9 صفحہ : 120)

جان لو ہمارے قائم کے انتظار کرنے والے کیلیے صائم النہار اور قائم اللیل کا ثواب حاصل ہے۔۔۔